اطاعت و بندگی کی روش اپنانی چاہیے۔ گویا غلبۂ اسلام اور یہود کی بربادی میں تھوڑی ہی مدت باقی ہے۔ چند دیگر اقدامات کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے، جیسے صہیونی سرمایے کی گرفت سے نکلنے کے لیے متبادل کرنسی کا اجرا اور مہاتیر محمد کی اس کے لیے کوشش وغیرہ۔

اس تجزیے اور نقطۂ نظر سے اختلاف کیا جاسکتا ہے، تاہم یہ اپنی نوعیت کا منفرد تجزیہ ہے جو عنقریب پیش آنے والے واقعات کی توضیح اور غلبۂ اسلام کی بشارت پر مبنی ہے۔ کتاب دل چسپ ہے اور غور وفکر کے لیے نئے پہلو سامنے لاتی ہے۔ (محمد الیاس انصاری)

Policy Perspectives [خاص نمبر، افغانستان]، مدیر: خالد رحمٰن۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، نصر چیمبرز، مرکز F-7، بلاک ۱۹، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۵۹۔ قیمت: ۴۰۰ روپے سالانہ، بیرون ملک ۴۰ ڈالر/ ۲۰ پاؤنڈ۔

پالیسی پرسپیکٹوز، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کا مؤقر علمی جریدہ ہے جس میں علمی و تحقیقی انداز میں اُمت مسلمہ کے مسائل اور درپیش چیلنجوں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اپریل ۲۰۰۸ء میں اس کا خصوصی 'افغانستان نمبر' شائع ہوا ہے۔ اس میں افغانستان و پاکستان کے ایک سروے کے علاوہ آٹھ اہلِ قلم کی رشحاتِ فکر کو شامل کیا گیا ہے۔ یہ کہنا شاید مبالغہ نہ ہو کہ 'افغانستان کے منظرنامے کے مختلف پہلوؤں کو ۱۵۹ صفحات میں سمونے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کے مدیر اس میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ طالبان کے انخلا کے بعد کے چھے برسوں میں افغانستان اور اہلِ افغانستان پر کیا گزری اس کا جائزہ جناب خالد رحمٰن نے لیا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ افغانستان کی داخلی صورت حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ کرزئی حکومت کا صرف ۳۰ فی صد علاقے پر کنٹرول ہے۔ ۱۰ ارب ڈالر کی جس امداد کا وعدہ کیا گیا تھا وہ ابھی تک افغانستان نہیں پہنچی۔ موجودہ حکومت مسائل سے نبردآزما ہونے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ فضل الرحیم مظفری اپنے مضمون: 'افغانستان، علاقائی سلامتی اور ناٹو' میں تحریر کرتے ہیں کہ افغانستان سے ملنے والی ۲۴ سو کلومیٹر طویل سرحد پر ۸۰ ہزار پاکستانی جوان تعینات ہیں اور اُن کا مقصدِ وحید یہ ہے کہ طالبان کا راستہ روکا جائے۔ اُن کا کہنا ہے کہ ناٹو افواج عرصۂ دراز سے افغانستان میں ہر قسم کی کارروائیوں کے باوجود، واشنگٹن کو

مطمئن نہیں کرسکی ہیں۔ اس مضمون میں چشم کُشا حقائق شامل کیے گئے ہیں۔

افغانستان کے متحارب گروہوں کے درمیان اتفاق راے پیدا کرنے کے لیے 'ٹریک ٹو' سفارت کاری کا خاکہ عائشہ احمد نے پیش کیا ہے۔ افغانستان میں درپیش صورت حال کے پاکستان کے قبائلی علاقہ جات پر کیا اثرات مرتب ہوں گے، یہ جائزہ امتیاز گُل نے لیا ہے۔ انھوں نے پاکستانی حکومت پر لگائے گئے کئی الزامات کی تردید بھی کی ہے اور اعداد و شمار کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ پاکستانی حکومت، انتہائی نامساعد حالات کا سامنا کررہی ہے اور اس کا سبب، امریکی احکامات پر عمل ہے، تاہم وہ مذاکرات کی اہمیت سے انکار نہیں کرتے۔

احمد شائق قسام کے مضمون میں ڈیورنڈ لائن کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، نیز افیون کی کاشت کے جو اثرات ہیں اُس کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ نسرین غفران کے مضمون میں پاکستان میں افغان مہاجرین، اور مصباح اللہ عبدالباقی کے مضمون میں افغانستان میں مدارس کے ذریعے تعلیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ افغانستان کے حوالے سے آئی پی ایس کے سیمی نار کی رپورٹ میں بھی اس مسئلے کے کئی پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے۔ افغان حکومت کا نقطۂ نظر شامل کیا جاتا تو یہ شمارہ اور بھی مفید ثابت ہوتا۔ نئے افغانستان پر پاکستان میں، اب تک شائع ہونے والے مطالعات میں یہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ (محمد ایوب منیر)

اکبرنامہ، ایس ایم بُرکے، مترجم: مسعود مفتی۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۳۳۲۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے بارے میں ایس ایم بُرکے نے تقریباً ۶۰ برس پہلے گورنمنٹ کالج لاہور کی Historical Society کے تحت اکبر کے مذہبی لگاؤ پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ بعدازاں انھوں نے اکبر کی سوانح حیات لکھی جس کا اُردو ترجمہ زیرتبصرہ ہے۔ اکبر کا مذہب کے ساتھ رویہ ہی سب سے زیادہ موضوع بحث رہا ہے اور کتاب کا سب سے طویل باب 'اکبر کے مذہبی رجحان' پر لکھا گیا ہے۔ یہ دل چسپ موضوع ہے اور آج مغربی ممالک جو پالیسیاں براہِ راست یا بالواسطہ مسلمان ممالک میں نافذ کروا رہے ہیں، ان کا اکبر کی پالیسیوں سے تقابلی مطالعہ کیا جائے تو